

تعارف، پاکستان میں بہائی تحریک

۲۳ مئی ۱۸۴۲ء کو ایران میں مرزا علی محمد شیرازی نے اس فرقے کی بنیاد رکھی اور بعد میں اپنے آپ کو امام مہدی اور نقطہ اول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام کی طرح ظاہر کیا۔ ۹ جولائی کو اپنے آپ کو باب کہلانے لگا اور اس کے پیروکار بابی کہلانے لگے۔ اس وقت حکومت ایران نے ان کے خلاف فوراً کارروائی کی اور بابیوں کو پھانسی دے دی گئی یا گولی ماز دی گئی لیکن کچھ پیروکاروں نے چھپ کر جان بچائی۔ جب باب نے اپنے مقصد کو ظاہر کیا تو مرزا حسین علی جو باب کا پیروکار کہلاتا تھا، اس وقت اُس کی عمر ستائیس سال تھی ۱۰ اور جس نے بعد میں اپنے آپ کو بہار اللہ کہا، اس نے بھی اس اسلام دشمن تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ حکومت ایران نے مرزا حسین علی بہار اللہ کو اس اسلام دشمن تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے پہلے جیل میں قید کیا پھر جلا وطن کر کے بغداد بھیج دیا۔

بغداد کی جیل میں مئی ۱۸۶۳ء میں اُس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو بیچ موعود کہا یہ بات واضح رہے کہ یہ دونوں شیعہ فرقے سے تعلق رکھتے تھے جب اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا تو پچھے پچھے بابیوں نے اپنے آپ کو اس کا پیروکار کہلایا اور بہائی کہلانے لگے۔

بغداد سے خلافت عثمانیہ کے دور میں اسے ایڈریا نیل (ترکی) بھیجا گیا۔ پھر وہاں سے ۳۱ اگست ۱۸۶۸ء کو حکم بھیجا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسے رہا کیا گیا اور ۲۹ مئی ۱۸۹۲ء کو مرگیا۔ اس وقت اس کی عمر ۷۵ سال تھی۔ بعد میں یہ تحریک وصیت نامہ کے مطابق بہار اللہ کے بڑے بیٹے عباس آفندی جو جو بعد میں عبدالبہار کہلایا، کے زیر قیادت آئی۔ اس قیادت میں بہائی مذہب

مغربی ممالک میں پہلی مرتبہ متعارف کرایا گیا۔ یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ ۱۹۱۸ء میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد فلسطین میں یہاٹیوں کو بڑا قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے فوجی گورنر جو کہ حیفہ میں مقیم تھا اُس نے عبدالبہار کو ایک تمغہ پیش کیا (۲۷ اپریل ۱۹۲۰ء) اس کے بعد سر عبدالبہار عباس کے جی۔ای کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جب وہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو مراٹو برطانوی ہائی کمشنر، برطانوی گورنر مقیم یرושلم اور دوسرے برطانوی اعلیٰ افسروں نے اس کی غار جنازہ میں شرکت کی۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا ابتدا ہی سے اس تحریک کے ساتھ کس قسم کا تعلق تھا۔

آج کل اس تحریک کا بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل میں ہے۔

بہار اللہ کی اصل تعلیمات کو اب نئے ڈھانچے میں ڈھالا گیا اور مندرجہ ذیل نقاط پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

۱۔ بنیادی عدل و انصاف۔

۲۔ بین الاقوامی یک جہتی۔

۳۔ وہ حربہ استعمال ہو جس میں دنگا فساد اور خون خرابہ نہ ہو۔

۴۔ سیاسی آزادی

۵۔ معاشی اصلاحات

۶۔ تعلیم

۷۔ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب چیزیں اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتیں جب تک انسانیت ایک پلیٹ فارم پر اور تمام مذاہب ایک پلیٹ فارم پر نہ آجائیں۔

اس پس منظر میں یہ چیز اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جب ہم صہیونیت کی ہر مقصود کو پیش نظر رکھیں یعنی پوری دنیا پر حکومت کی جائے اور بین الاقوامی مرکزی طاقت اسرائیل ہو (تمام دنیا پر غالباً کمیونسٹ نظریہ کے مطابق) اور جہاں تک مختلف مذاہب کا تعلق ہے تحقیقات کے نام پر مختلف مذاہب کو بے

قرار دیا گیا ہے۔ اب ان کے نزدیک سب سے بڑا چیلنج اسلام ہے۔ وہ تحقیقات کے نام پر اسلام میں شک و شبہ پیدا کرنے اور اسلام کو بھی بے بنیاد دین قرار دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں تاکہ پرانے مذاہب کو ختم کرنے کے لئے وقت کے مطابق نیا مذہب قائم کیا جائے۔ صہیونیوں نے اس بات کی اجازت بھائیوں اور مرزائیوں کو دے رکھی ہے کہ وہ اپنی تحریک کا ہیڈ کوارٹر اور مشن اسرائیل میں رکھیں اور بھائیوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں بنا رکھا ہے جس کا نام بیت العدل اعظم یعنی بین الاقوامی انصاف گھر ہے۔

یہ بھی بات دیکھی گئی ہے کہ مرزائیوں کا جو مشن اسرائیل میں ہے وہ بھی حیفہ میں ہے۔ کیا یہ دونوں ایک ہی کھیت کی مولیٰ نہیں ہیں؟ یہ بات نشاندہی کرتی ہے کہ بھائی اور مرزائی دونوں ایک ہی مشن پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن مذہبی امور کی مختلف سطح پر۔ اسی طرح فری مین کی کارکردگی کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ وہ بھی سیاسی طور پر مختلف ممالک میں صہیونیوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔

پاکستان میں بھائی تحریک

برصغیر میں بھائی تحریک برطانوی دور حکومت میں آئی اور اس کی پہلی روحانی محفل بمبئی میں منعقد ہوئی۔ یہ بات دیکھی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں بھائیوں نے اُس وقت گریڈ تیزی سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانی (دونوں گروپ) کو اقلیت یعنی غیر مسلم قرار دیا ہے۔ پاکستان میں ان مقامات پر بھائی سنٹر قائم ہیں۔

لاہور، کراچی، حیدرآباد، ٹھٹھہ، سکھر، کوئٹہ، ساہیوال، ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، مری، ایبٹ آباد، کوہاٹ، پشاور

سکدو، رحیم یار خان اور مستقبل میں سرگودھا، گوجرانوالہ، اور دوسرے مقامات پر مرکز قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ علاوہ ازاں تقریباً ۵ سچھوے مرکز ہیں۔

آئندہ پانچ سالوں میں پورے پاکستان میں مختلف شہروں میں اپنے مرکز قائم کرنے کا پروگرام ہے۔ پاکستان میں بہائیوں کا ہیڈ کوارٹر بہائی ہال کراچی میں ہے۔

تمام ہدایات پاکستان کے مختلف مراکز میں کام کرنے اور نئے مراکز قائم کرنے کے لئے بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر حیفہ اسرائیل سے آتی ہیں۔

بہائی میگزین اور بہائی نیوز کراچی سے اپنے بہائی ۱۹ روزہ ماہ کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ ہر مقامی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ ان کا تبلیغی طریقہ کار خصوصاً پاکستانی نوجوانوں کے لئے اور ان بیرونی ممالک سے آنے والے طلباء کے لئے جو پاکستان میں پڑھ رہے ہیں سے متعلق یہ رپورٹ ملی ہے

کہ وہ ایرانی لڑکیوں کو تبلیغ کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ (حوالہ کیلئے دیکھئے المئبر ۲۳ اپریل ۱۹۷۸ء) بعنوان بیرون ممالک سے آنے والے عیسائی بہائی اور قادیانی طلباء اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے ان میں شادی اور طلاق کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔

یہ لوگ اس نقطے پر زور دیتے ہیں کہ اگر کوئی ملک حملہ آور ہو تو اپنی حکومت اس کے خاتمے کو دینی چاہیے کیونکہ ہم امن پسند اور انسانی یک جہتی کے قائل ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کراچی، لاہور، ایبٹ آباد اور راولپنڈی میں انہوں نے اپنے مرکز خریدے ہیں اور لاہور میں ان کا مرکز امریکن سنٹر کے سامنے ہے کراچی میں انہوں نے اپنا مرکز (HAPP HONG) دس لاکھ لاہور میں ۲۱ لاکھ جبکہ راولپنڈی میں بھی اپنا مرکز واقع سٹلائٹ ٹاؤن بھی تقریباً ۲۱ لاکھ میں خریدا ہے۔

اس کے علاوہ ایبٹ آباد میں کاکول پر اس جگہ کے قریب مرکز کے لئے جگہ خرید لی ہے جہاں قادیانیوں نے اپنا مرکز قائم کرنے کی

کوشش کی تھی۔

جہاں تک تنظیمی ڈھانچے کا تعلق ہے وہ اس طرح کہ مقامی محفل میں ۱۹ افراد کی تعداد ہوتی ہے اس کے علاوہ دوسرے ممبر بھی ہوتے ہیں۔ پھر علاقائی کمیٹی پھر محفل ملی اور اس کے بعد بین الاقوامی محفل جس کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے۔ پاکستان میں جتنی محفلیں ہیں ان سب کے سیکرٹری حضرات جن کے ساتھ خط و کتابت ہوتی ہے تقریباً ایرانی ہیں۔

بچہ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے بہائی مذہب کو بھی اقلیت میں شمار کیا ہے۔ -
 سی حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ رابطہ عالم اسلامی نے اپنی قرارداد کے ذریعے مائٹوں کو اقلیت قرار دیا ہے اور عرب بائیکاٹ کمیٹی کے مطابق تمام عرب مائٹ میں اس تحریک پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ موجودہ حکومت اپنے عرب بھائیوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعلقات و تعاون بڑھانا چاہتی ہے اور فلسطینی عوام کے ساتھ ہمدردانہ اور منصفانہ رویہ اختیار کرنے کے لیے عالمی برادری پر زور دی رہی ہے۔

حکومت پاکستان پر لازم ہو جاتا ہے کہ دینی و سیاسی نقطہ نظر سے بہائی تحریک پر انفرادی پابندی عائد کی جائے اس طرح صرف فلسطینی اور عرب بھائی ہی نہیں بلکہ نیا کے مسلمان آپ کو خراج تحسین پیش کریں گے۔ -